سوال

ر کی نمازکا وقت (60)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مارے گاؤں میں عصر کی نماز اس وقت پڑھی جاتی ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کی مانند ہویا اس سے کچھ زیادہ ہو کیا ایسے وقت میں نماز ہوجاتی ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

باب المواقیت میں حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

بر ئیل عندالبیت مرّتین فصلیٰ بی الظہر حین زالتِ الشمس وکان قدرالشراک وصلّٰی بی العصر حین صار ظلُّ کل شئٍ مثلہ۔»

یعنی جبر ئیل علیہ السلام نے میری امامت کرائی۔ پس نماز ظہر پڑھائی جب زوال ہوا اور سایہ تسمہ قدر ہوگیا۔ اور پھر عصر پڑھائی جب کہ ہر شے کا سایہ اس کے مثل ہوگیا۔

کا ذکر ہے اور زوال میں دوپہر کا سایہ داخل نہیں۔ پس جب دوپہر کا سایہ نکال کر ایک مثل ہوجائے تو عصر پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اذان وقت سے پہلے جائز نہیں جب وقت پر ہوئی تو دو چار رکعت قدر انتظار بھی چاہئیے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو چار رکعت پڑھتے

ص87)

یعنی ہر اذان اور اقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھ سکتا ہے۔

اگر اذان اور اقامت کے درمیان وقفہ نہ کیا جائے تو جو نفل پڑھنا چاہے نہیں پڑھ سکے گا ہاں مغرب میں دو نفلوں سے زیادہ وقفہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس کا وقت تنگ ہے۔ دوسری نمازوں میں اتنی افراتفری کی ضرورت نہیں۔

وباللہ التوفیق

[فتاویٰ اہلحدیث]

[کتاب الصلوة، نماز کا بیان، ج2ص 60]

[محدث فتویٰ]